عالم الغیب کون ؟   غلام مصطفٰی ظہیر امن پوری
علم ِ غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے ،یہ اہلِ سنت کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے ،جیسا کہ امامِ اہلِ سنت حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ(٧٠١ھ٧٧٤) لکھتے ہیں :
واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ یعلم ما کان وما یکون وما لم یکن ، لو کان کیف یکون ، وہٰذا مجمع علیہ عند أہل السّنّۃ والجماعۃ ۔
''اہلِ سنت والجماعت کا یہ اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ جو ہو گیا ، جو ہونے والاہے اورجونہیں ہوا ، اگر وہ ہوتا تو کیسے ہوتا ، اس کا علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے ۔''(تفسیر ابن کثیر : ٥/٤٢، سورۂ العنکبوت ، تحت آیۃ : ٣)
★١   (فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰہِ)(یونس : ٢٠)''(اے نبی !)کہہ دیجیے کہ غیب اللہ کا خاصہ ہے ۔''
★٢   ارشادِ باری تعالیٰ ہے : (قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ)(النمل : ٦٧)
''(اے نبی !)کہہ دیجیے کہ زمین و آسمان میں سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔''
حافظ ابنِ کثیر اس آیت ِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں :
یقول تعالیٰ آمرا رسولہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم أن یقول معلّما لجمیع الخلائق : إنّہ لا یعلم أحد من أہل السّماوات والأرض الغیب ، وقولہ (اِلَّا اللّٰہُ) استثناء منقطع ، ای : لا یعلم أحد ذلک الّا اللّٰہ عزّ وجلّ ، فإنّہ منفرد بذلک وحدہ ، لا شریک لہ ، کما قال (وَعِنْدَہ، مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ)(الانعام : ٥٩)
''اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ تمام مخلوقات کو(عقیدہ) سکھاتے ہوئے یہ فرما دیں کہ آسمان و زمین کا کوئی فرد بھی غیب نہیں جانتا ، الا اللہ کے لفظ سے استثنا ء منقطع واقع ہوا ہے ، یعنی غیب کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ، وہ اس صفت میں یکتا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، جیسا کہ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا :(وَعِنْدَہ' مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ)(الانعام : ٥٩)(اسی کے پاس غیب کے خزانے ہیں ، جن کو صرف وہی جانتا ہے)۔''(تفسیر ابن کثیر : ٤/٦٨٠)
★٣(وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)(النحل : ٧٧)''اور اللہ ہی کے لیے آسمان و زمین کا غیب ہے ۔''
★٤   (وَعِنْدَہ' مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ)(الانعام : ٥٩)
''اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں ، ان کو صرف وہی جانتا

ہے ۔"

★۵ (لَہٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْبِہٖ وَ اَسْمِعْ)(الکہف : ٢٦)

"اسی کے لیے آسمان و زمین کا غیب ہے ، وہ کیا خوب دیکھنے اور سننے والا ہے !"

★٦ (قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَ لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْن)(الاعراف : ١٨٨)

"(اے نبی !)کہہ دیجیے ، میں اپنی جان کے لیے بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں ، مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے نقصان پہنچتا ہی نہ ، میں توصرف ایمان لانے والے لوگوں کو ڈرانے اور خوشخبری دینے والا ہوں ۔"

اس آیتِ کریمہ کی تشریح میں حافظ ابنِ کثیر فرماتے ہیں :

أمرہ اللّٰہ تعالیٰ أن یفوّض الأمور الیہ ، وأن یخبر عن نفسہ أنّہ لا یعلم الغیب المستقبل ، ولا اطّلاع لہ علی شییئ من ذلک الّا بما اطّلعہ اللّٰہ علیہ ۔

"اللہ تعالیٰ نے نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اپنے تمام تر معاملات اللہ کے سپرد کر دیں اور اپنے بارے میں یہ خبر دیں کہ وہ غیب دان نہیں ، نہ ہی کسی چیز پر مطلع ہیں ، سوائے اس کے کہ اللہ نے آپ کو اس پر مطلع کر دیا ہے ۔"(تفسیر ابن کثیر : ٣/٢٤٩)

★٧ (قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِنْ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِی مَا یُفْعَلُ بِی وَلاَ بِکُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوحٰی اِلَیَّ وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِیرٌ مُّبِیْنٌ)(الاحقاف : ٩)

"(اے نبی !)کہہ دیں، میں کوئی نیا رسول نہیں ، نہ ہی میں جانتا ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جا ئے گا ، میں تو اسی کی پیروی کرتاہوں ، جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے ، نیز میں صرف واضح ڈرانے والا ہوں۔"

مسئلہ علم ِ غیب احادیث کی روشنی میں

★١ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :

ومن حدّثک أنّہ یعلم الغیب فقد کذب وہو یقول : لا یعلم الغیب الّا اللّٰہ ۔

"جو آپ کو بتائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے ، وہ جھوٹا ہے ، حالانکہ نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ غیب کی باتوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں

جانتا ہے''

(صحیح بخاری : ۲/۱۰۹۸، ح : ۷۳۸۰، صحیح مسلم : ۱/۹۸، ح : ۱۷۷)

سبحان اللہ ! بھائیواور بہنو! ذرا غور کرو کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب خیال کرنے والے کو جھوٹا قرار دے رہی ہیں ، قرآنِ کریم کی آیتِ کریمہ سے ثابت کر رہی ہیں کہ عالم الغیب صرف اللہ ہے ، یاد رہے کہ اللہ کی صفت مخلوق میں ماننا شرک ہے ، اپنا عقیدہ بنا لیں کہ نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیب دان نہیں تھے ، وحی کے ذریعے سے آپ کو بتایا جاتا تھا ، وحی کے بغیر آپ کچھ نہیں جانتے تھے ۔

٭۲ سیدہ ربیع بنتِ معوّ ذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بچی نے کہا : وفینا نبی یعلم ما فی غد(ہمارے ہاں وہ نبی تشریف فرما ہیں ، جو جانتے ہیں کہ کل کیا ہو گا؟)تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لا تقولی ہکذا ''ایسی بات مت کہو ۔''(صحیح بخاری : ۲/۵۷۰، ح : ٤۰۰۱)

سنن ابنِ ماجہ (۱۸۹۷، وسندہ، صحیح)میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچی کو فرمایا :

ما یعلم ما فی غد الّا اللّہ ۔ ''کل کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔''

٭ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں :

واللّہ ما أدری وأنا رسول اللّہ ما یفعل بی ولا بکم ۔

''اللہ کی قسم ! میں نہیں جانتا ، حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔''(صحیح بخاری : ۲/۱۰۳۹، ح : ۷۰۱۷)

٭۳ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ، جب ہم بیداء یا ذات الجیش (یہ دونوں جگہ کے نام ہیں)میں تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لیے پڑاؤ کیا ، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ پڑاؤ کر لیا اور وہ پانی کے پاس نہ تھے ، لوگوں نے ابو بکر صدیق کے پاس آکر کہا ، کیا آپ نہیں دیکھتے جو عائشہ نے کیا ہے ؟ انہوں نے نبی ئ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ٹھہرا دیا ہے ، نہ وہ پانی کے پاس ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے ، ابو بکر آئے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھ کر سو چکے تھے ، ابو بکر نے کہا ، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا ہے ، نہ وہ پانی کے پاس ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے ، سیدہ عائشہ نے کہا کہ مجھے ابو بکر صدیق نے ڈانٹا اور جو اللہ کو منظور تھا کہا اور اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں کچوکے مارنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر ہونے نے مجھے ہلنے سے روکے رکھا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے بغیر صبح کو بیدار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی ، پھر لوگوں نے تیمم کیا ، اسید بن حضیر نے کہا ، اے آلِ ابی بکر ! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (بلکہ آپ کی وجہ سے امت کو بے شمار برکتیں ملی ہیں)، سیدہ عائشہ نے کہا ، پھر ہم نے وہ اونٹ اٹھایا ، جس پر میں سوار تھی تو ہم نے ہا ر اس کے نیچے سے پا لیا ہے''

(صحیح بخاری : ۱/٤۸، ح : ۳۳٤، صحیح مسلم : ۱/۱٦۰، ح : ۳٦۷)

یہ حدیث بھی علمِ غیب کی نفی پر دلیل ہے ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو نے کی صورت میں نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو رکنا پڑا، اسی پریشانی میں صبح کی ، پانی وضو کے لیے تو درکنار پینے کے لیے بھی نہ تھا ، اللہ رب العزت نے تیمم کی آیات نازل فرما دیں ، کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ ہار کہاں ہے ، ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے ، بالآخر اونٹ اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہار برآمد ہوا ، کیا کوئی اس کے باوجود بھی کہہ سکتا ہے کہ نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیب دان تھے ؟

٤★ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم صلّی فی نعلیہ ، فصلّ النّاس فی نعالہم ، ثم ألقیٰ نعلیہ ، فألقی النّاس نعالہم وہم فی الصّلوٰۃ ، فلمّا قضیٰ صلوٰتہ قال : ما حملکم علی القاء نعالکم فی الصّلوٰۃ ؟ قالوا : یا رسول اللّٰہ ! رأیناک فعلت ففعلنا ، فقال : انّ جبریل أخبرنی أنّ فیہما أذی ، فاذا أتیٰ أحدکم المسجد ، فلینظر ، فان رأیٰ فی نعلیہ أذی ، فلیخلعہما ، والّا فلیصلّ فیہما ۔

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتوں میں نماز پڑھائی ، لوگوں نے بھی اپنے جوتوں میں نماز پڑھی ، پھر آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے (دورانِ نماز ہی)اپنے جوتے اتار دئیے ، لوگوں نے بھی نماز میں اپنے جوتے اتار دئیے ، جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا ، تمہیں نماز میں جوتے اتارنے پر کس چیز نے مجبور کر دیا ؟ صحابہ نے عرض کی ، اے اللہ کے رسول ! ہم نے آپ کو ایسا کرتے دیکھا تو کر لیا ، آپ نے فرمایا ، بے شک جبریل نے مجھے بتایا تھا کہ ان جوتوں میں گندگی ہے ، جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو اپنے جوتوں کو دیکھے ، اگر ان میں گندگی دیکھے تو اتار دے ، ورنہ ان میںہی نماز پڑھ لیا کرے ۔''

(مسند الطیالسی : ص ٢٨٦، مسند الامام احمد : ٣/٢٠، سنن ابی داو،د : ٦٥٠، مسند عبد بن حمید : ٨٨٠، مسند ابی یعلیٰ : ١١٩٤، السنن الکبرٰی للبیہقی : ٢/٤٠٦، وسندہ، صحیح)

اس حدیث کو امام ابنِ خزیمہ (١٠١٧) اورامام ابنِ حبان (٢١٨٥)نے ''صحیح '' کہا ہے ، حافظ حاکم (١/٢٦٠)نے اس کو امام مسلم کی شرط پر ''صحیح '' کہا ہے، حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے ۔

حافظ نووی نے بھی اس کی سند کو ''صحیح '' کہا ہے ۔(خلاصہ الاحکام : ١/٣١٩)

قارئین ! نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ میراجوتا نجاست آلودہ ہے ، جبریل کے بتانے پر اتارا ، یہ حدیث ِ پاک آپ کے عالم الغیب ہونے کی نفی کرتی ہے ۔

٥⋆ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

خمسٌ لا یعلمہن الّا اللّٰہ تعالیٰ : (اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہ، عِلْمُ السَّاعَۃِ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ)(لقمان : ٣٤)

''پانچ چیزوں کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ، (پھر آپ نے یہ آیت ِ کریمہ تلاوت فرمائی)(اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہ، عِلْمُ السَّاعَۃِ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ)(لقمان : ٣٤)(بے شک اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی بارش برساتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ مادہ کے رحموں میں ہے اور نہیں جانتی کوئی جان کیا وہ کل کو کمائے گی اور نہ جانتی ہے کوئی جان کہ کس جگہ اسے موت آئے گی ، بے شک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے)۔''(مسند الامام احمد : ٥/٣٥٣، وسندہ،

حسن)
حافظ ہیثمی لکھتے ہیں : رجال أحمد رجال الصّحیح ۔(مجمع الزوائد : ۷/۸۹۔۹۰)
حافظ سیوطی نے اس کی سند کو ''صحیح '' کہا ہے ۔(الدر المنثور : ٦/٥٣١)یہ دلیل عدمِ غیب پر برہانِ عظیم ہے ۔

٦★ نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید کے بعد گھر تشریف لائے ، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی (دروازے پر)آئی ، ملاقات کی اجازت مانگ رہی تھی ، کہا گیا ،اے اللہ کے رسول ! یہ زینب ہے ، آپ نے فرمایا ، أیّ الزّیانب؟ کون سی زینب ؟ کہا گیا ، عبداللہ بن مسعود کی بیوی ، فرمایا ، ہاں ، اسے اندر آنے دو!

(صحیح بخاری : ۱/۱۹۷، ح : ١٤٦٢)

نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہ تھا کہ دروازے پر کون ہے ، یہ علم ِ غیب کی نفی پر زبردست دلیل ہے ۔

٧★ عن محمود بن لبید عن رجال من بنی عبد الاشہل قالوا : فقال زید بن اللّصیت وہو فی رحل عمارۃ ، وعمارۃ عند رسول اللّہ صلّی اللّہ علیہ وسلّم : ألیس محمّد یزعم أنّہ نبیّ ویخبرکم عن خبر السّماء ، وہو لا یدری أین ناقتہ ؟ فقال رسول اللّہ صلّی اللّہ علیہ وسلّم وعمارۃ عندہ أنّ رجلا قال : ہذا محمّد یخبرکم أنّہ نبیّ ویزعم أنّہ یخبرکم بأمر السّماء وہو لا یدری أین ناقتہ ؟ وانّی واللّہ ما أعلم ما علمنی اللّہ وقد دلّنی اللّہ علیہا ، وہی فی الوادی فی الشّعب کذا وکذا ، قد حبسہا شجرۃ بزمامہا ، فانطلقوا حتی تأتونی بہا ، فذہبوا ، فجاؤا بہا ۔

''محمود بن لبید بنو عبدالاشہل کے لوگوں سے بیان کرتے ہیں ، وہ کہتے ہیں ، زید بن اللصیت نے کہا ، وہ عمارہ کی رہائش گاہ پر تھا اور عمارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اور تمہیں آسمان کی خبریں بتاتے ہیں ، وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کی اونٹنی کہاں ہے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جبکہ عمارہ آپ کے پاس تھے کہ ایک شخص نے کہا ، یہ محمد تمہیں خبر دیتا ہے کہ وہ نبی ہے اور کہتا ہے کہ وہ تمہیں آسمان کی خبر دیتا ہے ، وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی اونٹنی کہاں ہے ؟ اللہ کی قسم ! میرے پاس وہی علم ہے جو اللہ نے مجھے سکھایا ہے اور اس اونٹنی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے آگاہی

دے دی ہے کہ وہ فلاں وادی کی فلاں گھاٹی میں ہے ، اس کی لگام درخت کے ساتھ اٹکی ہوئی ہے ، جاؤ ، اسے میرے پاس لے آؤ ! وہ اسے لے کر آگئے ۔''(المغازی لابن اسحاق کما فی السیرۃ لابن ہشام : ۲/۵۲۳، وسندہ، حسن، وابن اسحاق وثقہ الجمہور)

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ نبی ئکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس علم ِ غیب نہیں تھا ، بلکہ آپ اللہ کی وحی سے معلوم کر لیتے تھے ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے :

(تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَآ اِلَیْکَ مَا کُنْتَ تَعْلَمُھَآ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ ھٰذَا)(ہود:۴۹)

''یہ باتیں غیب کی خبروں میں سے ہیں ، جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں ، اس سے پہلے نہ آپ ان کو جانتے تھے نہ آپ کی قوم کے لوگ۔''

نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا وآخرت کے متعلق جو باتیں اور پیشین گوئیاں کی ہیں ، وہ اللہ کی وحی سے کی ہیں ، جیسا کہ آپ نے غزوہئ بدر کے موقع پر مختلف جگہوں پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا کہ کل اس جگہ فلاں کافر اور اس جگہ فلاں کافر قتل ہو گا ، چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔(صحیح مسلم : ۲/۱۰۲، ح : ۱۷۷۹)

یہ بات آپ نے علم یعنی وحی سے بتائی ۔

٭۸ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ما أدری تبّع ألعیناً کان أم لا ؟ وما أدری ذاالقرنین أنبیّاً کان أم لا ؟ وما أدری الحدود کفّارات لأہلہا أم لا ؟

''میں نہیں جانتا کہ تبع (قوم ِ سبا کا سردار)لعین تھا یا نہیں ، میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین نبی تھا یا نہیں ، نیز حدود لوگوں کے لیے کفارہ بنتی ہیں یا نہیں ؟''

(سنن ابی داو،د : ٤٦٧٤، البزار (کشف : ١٥٤٣)، السنن الکبرٰی للبیہقی : ٨/٣٢٩، واللفظ لہ ، وسندہٗ صحیح)

امام حاکم کہتے ہیں : ہٰذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشّیخین ، ولا أعلم لہ علّۃ ۔

''یہ حدیث بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے ، مجھے اس میں کوئی علت معلوم نہیں ۔''(١/٣٦، ٢/١٧)

حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے ،حافظ ابن حزم فرماتے ہیں : سندہ، صحیح ولا نعلم لہ علّۃ ۔(المحلّی : ١٣/١٤)،حافظ

ہیثمی کہتے ہیں : رجالہ رجال الصّحیح ۔(مجمع الزوائد :
٦/٢٦٥)حافظ ابنِ حجر کہتے ہیں : صحیح علیٰ شرط الشّیخین ۔
(فتح الباری : ١/٧٢)،ابنِ ترکمانی حنفی کہتے ہیں : سندہ، صحیح
(الجوہر النقی : ٨/٣٢٩)

یہ حدیث اس بات پر بیّن دلیل ہے کہ نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب نہ تھا ، ان میں سے بعض چیزیں اللہ تعالیٰ نے بعد میں آپ کو بتا دی تھیں ۔

٩★ عن عائشة أنّ يهودية كانت تخدمها ، فلا تضع عائشة اليها شيأا من المعروف الاّ قالت لها اليهوديّة : وقاک اللّٰه عذاب القبر ، قالت : فدخل رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم علىّ ، فقلت : يا رسول اللّٰه ! هل للقبر عذاب قبل يوم القيامة ؟ قال : لا ، وعمّ ذٰلک ، قالت : هذه اليهوديّة لا نضع اليها من المعروف شيأا الاّ قالت : وقاک اللّٰه عذاب القبر ، قال : كذبت اليهود ، وهم على اللّٰه عز وجل كذب ، لا عذاب دون يوم القيامة ، قالت : ثمّ مكث بعد ذٰلک ما شاء اللّٰه أن يمكث ، فخرج ذات يوم نصف النّهار مشتملا بثوبه محمرّة عيناه وهوينادى بأعلىٰ صوته : أيّها النّاس ! أظلّتكم الفتن كقطع اللّيل المظلم ، أيّها النّاس ! لو تعلمون ما أعلم لبكيتم كثيرا و ضحكتم قليلا ، أيّها النّاس ! استعيذوا باللّٰه من عذاب القبر، فانّ عذاب القبرحقٌّ ۔

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کی خدمت کرتی تھی ، جب بھی عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے کوئی نیکی کرتیں تو وہ کہتی ، اللہ آپ کو عذاب ِ قبر سے بچائے ! ایک دن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عر ض کی ، اے اللہ کے رسول ! کیا قیامت سے پہلے قبر کا کوئی عذاب ہے ؟ آپ نے فرمایا ، نہیں ، کیا معاملہ ہے ؟ انہوں نے عرض کی ، یہ یہودی عورت جب بھی میں اس سے کوئی نیکی کرتی ہوں تو کہتی ہے ، اللہ آپ کو قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے ! آپ نے فرمایا ، یہودی جھوٹے ہیں ، یہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں ، قیامت سے پہلے کوئی عذاب نہیں ، پھر جتنی دیر اللہ نے چاہا ، آپ ٹھہرے رہے ، پھر ایک د ن دوپہر کے وقت کپڑے لپیٹے ہوئے آپ باہر نکلے ، آپ کی آنکھیں سرخ تھیں ، با آوازِ بلندفرما رہے تھے ، اے لوگو! تمہیں رات کی تاریکی کی طرح فتنوں نے گھیر لیا ہے ، اے لوگو! اگر تمہارے پاس وہ علم آجائے ، جو میرے پاس ہے تو تم زیادہ رونے اور کم ہنسنے لگو ، اے لوگو ! قبر کے

عذاب سے اللہ کی پناہ پکڑو ، کیونکہ عذابِ قبر برحق
ہے ۔''(مسند الامام احمد : ٦/٨١ ، وسندہ، صحیح)
نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عذابِ قبر کا علم نہ تھا ، بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی آگاہی دی ، یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ آپ ''ما کا ن وما یکون'' کا علم نہیں رکھتے تھے ۔

★١٠ سیدنا سلمہ بن اکوع کہتے ہیں :

کان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی قبہ حمراء اذا جاء ہ رجل علی فرس عقوق یتبعہا مہرہ ، فقال : من أنت ؟ قال : أنا رسول اللّٰہ ، قال : متی السّاعہ ؟ قال : غیب ، ولا یعلم الغیب الا اللّٰہ ، قال : فما فی بطن فرسی ؟ قال : غیب ، ولا یعلم الغیب الا اللّٰہ ، قال : فأعطنی سیفک، قال : ہا ، فأخذہ ، فسلّہ ، ثمّ ہزّہ ، فقال : رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّک لن تستطیع الّذی أردتّ ، ثمّ قال : انّ ہٰذا أقبل ، فقال : آتیہ ، فأسألہ ، ثمّ آخذ سیفی ، فأقتلہ ، فغمد السّیفہ

''نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کے شامیانے میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا ، جو حاملہ اونٹنی پر سوار تھا اور اس کا بچھڑا اس کے پیچھے چل رہا تھا ، اس نے (آتے ہی)کہا ، آپ کون ہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، میں اللہ کا رسول ہوں ، کہا ، قیامت کب آئے گی ؟ فرمایا ، یہ غیب کی بات ہے اور غیب اللہ ہی جانتا ہے ، کہنے لگا ، میری گھوڑی کے پیٹ میں کیا ہے؟ فرمایا ، یہ غیب کی بات ہے اور غیب اللہ ہی جانتا ہے ، کہا ، مجھے اپنی تلوار دیں ، فرمایا ، پکڑو ، اس تلوار کو میان سے نکال کر لہرایا ، آپ نے فرمایا ، تم جو چاہتے ہو ، اسے کر گزرنے کی استطاعت نہیں رکھتے ، پھر فرمایا ، یہ شخص اس ارادے سے آیا تھا کہ میں آپ کے پاس جاؤں گا ، سوال کروں گا ، پھر (موقع پا کر)تلوار سے ان کا کام تمام کر دوں گا ، پھر اس نے تلوار میان میں ڈال دی ۔''
(المستدرک للحاکم : ١/٨، المعجم الکبیر للطبرانی : ٧/١٨، والسیاق لہ، ، مسند الرؤیانی : ١١٤٨، وسندہ، صحیح)
اس حدیث کو امام حاکم نے ''صحیح '' کہا ہے ، حافظ ذہبی نے اس کو امام مسلم کی شرط پر ''صحیح '' قرار دیا ہے ۔
حافظ ہیثمی کہتے ہیں :   رجالہ رجال الصّحیح ۔(مجمع الزوائد : ٨/٢٢٧)

٭١ سیدنا ابو عامر الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

انّ النّبی صلّی اللّہ علیہ وسلّم بینما ہو جالس فی مجلس فیہ أصحابہ ، جاء ہ جبریل علیہ السّلام فی غیر صورتہ یحسبہ رجلاً من المسلمین ۔

''ایک دفعہ نبی ئ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے صحابہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جبریل علیہ السّلام کسی اور صورت میں آپ کے پاس آئے ، آپ انہیں ایک مسلمان مرد سمجھ رہے تھے ۔''

(مسند الامام احمد : ٤/١٢٩ ، ح : ١٧٢٩٩ ، وسندہ، حسن)

ایک روایت میں ہے :

والّذی نفسی بیدہ ما شبہ علیّ منذ أتانی قبل مرّتی ہذہ ، وما عرفتہ حتّٰی ولّی ۔

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! جب سے جبریل میرے پاس آنے لگے ہیں ، وہ کبھی مجھ پر اتنے مشتبہ کبھی نہیں ہوئے ، میں ان کو واپس جانے تک پہچان ہی نہیں پایا ۔''

(صحیح ابن حبان : ١٨٣ ، وسندہ، صحیح ، واصلہ فی مسلم)

سنن نسائی (٤٩٩٤ ، وسندہ، صحیح)میں ہے :

ما کنت بأعلم بہ من رجل منکم ، وانّہ لجبریل علیہ السّلام نزل فی صورۃ دحیۃ الکلبیّ ۔

''میں (پہلے)اسے تم میں سے کسی سے بڑھ کر نہیں جانتا تھا ، (اب وحی کے ذریعے معلوم ہواہے کہ)وہ تو جبریل علیہ السّلام تھے جو دحیہ الکلبی کی شکل میں نازل ہوئے تھے ۔''

سیدنا جبریل علیہ السّلام جب انسانی شکل میں متشکل ہو کر آئے تو نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم ان کو پہچان نہ سکے کہ مسلمان آدمی ہے یا جبریل علیہ السّلام انسانی شکل میں تشریف لائے ہیں ، یہ حدیث علمِ غیب کی نفی پر زبردست دلیل ہے ۔

٭٢ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب رات کو (نمازِ تہجد کے لیے)بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے ـ :

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ ، وَاَسْأَلُکَ رَحْمَتَکَ

اَللّٰہُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا ، وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ہَدَیْتَنِیْ ، وَہَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنکَ رَحْمَۃً ، اِنَّکَ اَنْتَ الْوَہَّابُ

''تیرے سوا کوئی معبود (برحق)نہیں ، میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں ، اے اللہ ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتاہوں اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں ، اے اللہ ! تو میرے علم میں اضافہ فرما اور جبکہ تو نے مجھے ہدایت دی ، میرے دل میں کجی مت فرما (مجھے گمراہ مت کر)اور اپنے پاس سے مجھے رحمت عطافرما ، بے شک تو ہی داتا ہے ۔''(سنن ابی داو،د : ۵۰٦۱ ، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی : ۸٦۵ ، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی : ۷۵۸ ، المستدرک للحاکم : ۱/۵٤۰ ، وسندہ، حسن)

اس حدیث کو امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (۵۵۳۱)نے ''صحیح '' اور امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح '' کہا ہے ، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے ، حافظ ابنِ حجررحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن '' کہا ہے۔(نتائج الافکار : ۱/۱۱۵۔۱۱٦)

اس کا راوی عبداللہ بن ولید مصری ''حسن الحدیث '' ہے ، امام ابنِ حبان اور امام حاکم نے اس کی حدیث کی تصحیح کرکے اس کی ''توثیق'' کر دی ہے ، لٰذا اس پر امام دارقطنی اور حافظ ابنِ حجر رحمہمااللہ کی جرح مردود ہے ۔

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ''ماکان وما یکون '' کا علم نہیں دیا گیا تھا ، کیونکہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم تواللہ تعالیٰ سے علم میں اضافہ کا سوال کررہے ہیں ، اس کی تائید قرآنِ مجید نے بھی کرد ی ہے ، فرمانِ باری تعالیٰ ہے : (وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْماً)(طہ : ۱۱٤)

''(اے نبی !)کہہ دیجئے ، اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔''

٭۳ عاصم بن حمید السکونی کہتے ہیں کہ جب نبی ئ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو آپ خود بھی ان کے ساتھ شہر سے باہر نکلے ، ان کو وصیتیں فرما رہے تھے ، سیدنا معاذ سوار تھے اور رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پیدل چل رہے تھے ، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا :

یا معاذ ! انّک عسیٰ أن لّا تلقانی بعد عامی ھذا ، ولعلّک أن تمر بمسجدی وقبری ۔

''اے معاذ ! شاید آپ مجھے اس سال کے بعد نہ مل سکیں اور شاید آپ (جب آئیں تو)میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزریں ۔''
سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ اپنے محبوب کی جدائی کے باعث گھبرا کر رونے لگے تو نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ، اے معاذ ! رو مت ! رونے کا بھی کوئی موقع ومحل ہوتا ہے ، (بین و نوحہ کرتے ہوئے رونا)شیطانی عمل ہے۔''(مسند الامام احمد : ۵/۲۳۵ ، دلائل النبوۃ للبیہقی : ۵/۴۰۴۔۴۰۵ ، وسندہ، صحیح)
٤٭ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :
کان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یأکل الھدیّۃ ولا یأکل الصّدقۃ ، فأھدت لہ یھودیّۃ بخیبر شاۃ مصلیّۃ سمّتھا ، فأکل رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم منھا وأکل القوم ، فقال : ارفعوا أیدیکم ، فانّھا أخبرتنی أنّھا مسمومۃ فمات بشر البراء بن معرور الأنصاریّ ، فأرسل إلی الیھودیّۃ ، ما حملکِ علی الّذی صنعتِ ؟ قالت : ان کنت نبیاًّ لم یضرّک الّذی صنعت ، وان کنت ملکا أرحت النّاس منک ، فأمر بھا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقتلت ، ثمّ قال فی وجعہ الّذی مات فیہ ، ما زلت أجد من الأکلۃ الّتی أکلت بخیبر ، فھذا أوان قطعت أبھری ۔
''رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہدیہ کھا لیا کرتے تھے ، لیکن صدقہ نہیں کھاتے تھے ، خیبر کی ایک یہودی عورت نے آپ کو تحفہ میں ایک بھونی ہوئی بکری زہر آلودہ کرکے پیش کی ، آپ نے اور صحابہ کرام نے کھانا شروع کر دیا ، پھر آپ نے فرمایا ، اپنے ہاتھ (کھانے سے)اٹھا لو ، کیونکہ اس نے مجھے بتا دیا ہے کہ یہ زہر آلودہ ہے ، اس سے بشر بن معرور انصاری صحابی شہید ہو گئے ، آپ نے یہودیہ سے پوچھ بھیجا کہ اس کو اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا ؟ اس نے کہا ، اگر آپ نبی ہیں تو یہ آپ کو نقصان نہ دے گی اور اگر آپ ایک بادشاہ ہیں تو میں نے لوگوں کو آپ سے آرام دے دیا ہے ، پھر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حکم دیا اور وہ قتل کر دی گئی ، پھر آپ نے اپنی مرض الموت میں فرمایا ، میں ہمیشہ اس لقمہ کی وجہ سے تکلیف محسوس کرتا رہا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اور اب وہ میری رگِ جان کاٹ جا رہا ہے ۔''(سنن ابی داو،د : ٤٥١ ۔ وسندہ، حسن)
اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۳/۲۱۹۔۲۲۰)نے امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے ۔

یہ حدیث اس بات پر نہایت واضح اور روشن دلیل ہے کہ نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم عالم الغیب نہیں تھے ، ورنہ آپ زہر آلود گوشت تناول نہ فرماتے ، بلکہ آپ کے صحابہ نے بھی یہ گوشت کھایا تھا ، بشر بن براء بن معرور صحابی تو یہ گوشت کھانے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے ، اسی جرم کی پاداش میں یہودی عورت کو قصاصاً قتل کر دیا گیا، اس حدیث میں اہلِ عقل کے لیے بڑا درس ہے ۔

٥★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آخری مرض کا حال بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں :

''جب آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا ، أصلّی النّاس؟ کیا لوگوں نے نماز (باجماعت) ادا کر لی ہے ؟ ہم نے عرض کی، نہیں اے اللہ کے رسول ! وہ آپ کے انتظار میں بیٹھے ہیں ، فرمایا ، میرے لیے ایک ٹب میں پانی رکھو ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ آپ کے لیے پانی رکھ دیا ، آپ نے غسل فرمایا ، آپ کھڑے ہونے لگے تو اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے ، گر گئے ، آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی ، پھر افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا ، أصلّی النّاس؟ کیا لوگوں نے نماز ادا کرلی ؟ ہم نے عرض کی ، اے اللہ کے رسول ! ابھی نہیں ، بلکہ وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں ، فرمایا ، میرے لیے ایک ٹب میں پانی رکھو ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے پانی رکھا ، آپ نے غسل فرمایا ، پھر کھڑے ہونے لگے تو اپنے آپ کو سنبھا ل نہ پائے ، گر گئے ، آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی ، پھر آرام آیا تو فرمایا ، أصلّی النّاس؟ کیا لوگوں نے نماز ادا کرلی ہے ؟ ہم نے عرض کی ، اے اللہ کے رسول ! نہیں ، وہ تو آپ کے منتظر ہیں ، فرمایا ، میرے لیے ایک ٹب میں پانی رکھو ، آپ نے بیٹھ کر غسل فرمایا ، پھر کھڑے ہونے لگے تو اپنے آپ کو سنبھال نہ پائے اور گر گئے ، آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی ، پھر افاقہ ہوا تو فرمایا ، أصلّی النّاس؟ہم نے کہا ، اے اللہ کے رسول ! نہیں ،لوگ عشاء کی نماز کے لیے نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے انتظار میں جمع ہوئے تھے ، بالآخر آپ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔''(صحیح بخاری : ١/٩٥ ، ح : ٦٨٧ ، صحیح مسلم : ١/١٧٧ ، ح : ٤١٨)

یہ حدیث دلیل قاطع اور برہانِ ساطع ہے کہ نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم غیب نہیں جانتے تھے ، آپ کو ''ماکان وما یکون ''

کا علم نہ تھا ، آپ اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخری لمحات میں بار بار دریافت فرما رہے تھے کہ کیا لوگوں نے نماز اداکر لی ہے ؟

٦★ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

لقد رأیتنی فی الحجر وقریش تسألنی عن مسرای ، فسألتنی عن أشیاء من بیت المقدس لم أثبتها ، فکربت کربۃ ما کربت مثلہ قطّ ، قال : فرفعہ اللّٰہ لی أنظر الیہ ، ما یسألونی الاّ أنباتهم بہ [illegible]

''میں حطیمِ کعبہ میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے واقعہ ئ معراج کے بارے میں پوچھ رہے تھے ، انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ نشانیاں پوچھیں جن کو میں یا د نہ رکھ سکا ، جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہو ا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہ ہوا تھا ، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا ، وہ مجھ سے بیت المقدس کی نشانیاں پوچھ رہے تھے اور میں ان کو دیکھ دیکھ کر بتاتا جا رہا تھا ۔''(صحیح مسلم : ١/٩٦ ، ح : ١٧٢)

اگر نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم غیب دان ہوتے تو آپ کو اتنی پریشانی نہ اٹھانا پڑتی ، آپ نے بیت المقدس کی جو نشانیاں دیکھی تھیں ، وہ بھی بھول گئے تھے ، ثابت ہوا کہ آپ علمِ غیب سے متصف نہ تھے ۔

٧★ سیدنا جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

جاء عبد ، فبایع النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم علی الھجرۃ ، ولم یشعر أنّہ عبد ، فجاء سیّدہ یریدہ ، فقال لہ النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بعنیہ ، فاشتراہ بعبدین أسودین ، ثمّ لم یبایع أحدا بعدہ حتّی یسألہ ، أعبد ھو ؟

''ایک غلام آیا اور اس نے نبی ئ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہجرت پر بیعت کر لی ، لیکن یہ ظاہر نہ کیا کہ وہ غلام ہے ، پھر اس کا مالک اس کو لینے کے ارادے سے آپہنچا ، آپ نے اس سے فرمایا ، اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو ، پھر آپ نے اسے دو حبشی غلاموں کے بدلے خرید لیا ، اس کے بعد آپ اس وقت تک کسی سے بیعت نہ لیتے تھے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے ، کیا وہ غلام ہے ؟''(صحیح مسلم : ٢/٢٠ ، ح : ١٦٠٢)

یہ حدیث اس بات پر روشن دلیل ہے کہ نبی ئ اکرم صلّی اللہ

علیہ وسلّم کو ''ماکان وما یکون '' کا علم نہیں دیا گیا تھا ، آپ کو یہ بھی علم نہ تھا کہ یہ غلام ہے یا آزاد ، بلکہ اس معاملہ کے بعد آپ تحقیق کرتے تھے ۔

★۸ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ، بیان کرتی ہیں :

واعد رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم جبریل علیہ السّلام فی ساعۃ یأتیہ فیھا ، جاء ت تلک السّاعۃ ولم یأتہ ، وفی یدہ عصا ، فألقاھا من یدہ وقال : ما یخلف اللّٰہ ولا رسلہ ، ثمّ التفت فاذا جرو کلب تحت سریر ، فقال : یا عائشۃ ! متٰی دخل ھذا الکلب ھھنا ؟ فقالت : واللّٰہ ! ما دریت ، فأخرج ، فجاء جبریل علیہ السّلام ، فقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم : واعدتّنی ، فجلست لک ، فلم تأت ، فقال : منعنی الکلب الّذی کان فی بیتک ، انّا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ ۔

''جبریل علیہ السّلام نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ایک معین وقت میں ملاقات کا وعدہ کیا ، وہ وقت آن پہنچا ، لیکن جبریل علیہ السّلام نہ آئے ، اس وقت نبی ئ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہاتھ مبارک میں ایک لاٹھی تھی ، آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا ، اللہ تعالیٰ اور اس کے قاصد وعدہ خلافی نہیں کرتے ، آپ نے اِدھر اُدھر دیکھا تو اچانک چارپائی کے نیچے کتے کا پِلّا (بچہ) دکھائی دیا ، آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ، اے عائشہ ! یہ کتا کب یہاں آیا ؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ، اللہ کی قسم ! مجھے کوئی پتا نہیں ، اس کتے کو نکال دیا گیا ، پھر جبریل علیہ السّلام آئے ، آپ نے فرمایا ، آپ نے مجھے ملاقات کا وعدہ دیا تھا ، میں آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا ، آپ نہیں آئے ، انہوں نے کہا ، آپ کے گھر میں جو کُتّا تھا ، اس نے مجھے داخل ہونے سے روک دیا، ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا (جاندارکی)تصویر ہو ۔''(صحیح مسلم : ۲/۱۹۹ ، ح : ۲۱۰٤)

صحیح مسلم(۲/۱۹۹، ح : ۲۱۰۵) میں ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم صبح کے وقت غمزدہ اٹھے ، میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ، اے اللہ کے رسول ! آج میں آپ کو کچھ پریشان دیکھ رہی ہوں ، آپ نے فرمایا ، جبریل نے آنے کا وعدہ کیا تھا ۔۔۔۔۔

★۹ ہانی بن یزید روایت کرتے ہیں :

انّہ لمّا وفد الی النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم مع قومہ ، فسمعھم

النّبی صلّی اللّہ علیہ وسلّم وهو یکنونہ بأبی الحکم ، فدعاہ النّبی
صلّی اللّہ علیہ وسلّم ، فقال : انّ اللّہ هو الحکم والیہ الحکم ،
فلم تکنیت بأبی الحکم ؟ قال : لا ، ولکن قومی اذا اختلفوا فی
شیء أتونی ، فحکمت بینهم ، فرضی کلا الفریقین ، قال : ما
أحسن هذا ! ثمّ قال : ما لک من الولد ؟ قلت : لی شریح وعبداللّہ
ومسلم بنو هانیء ، قال : فمن أکبرهم ؟ قلت : شریح ، قال :
فأنت أبو شریح ، ودعا لہ ولولدہ ، وسمع النّبی صلّی اللّہ علیہ
وسلّم یسمّون رجلا منهم عبدالحجر ، فقال النّبی صلّی اللّہ علیہ
وسلّم ما اسمک ؟ قال : عبدالحجر ، قال : لا ، أنت عبداللّہ ، قال
شریح : وانّ هانأا لمّا حضر رجوعہ الی بلادہ ، أتی النّبی صلّی اللّہ
علیہ وسلّم ، فقال : أخبرنی بأیّ شیء یوجب لی الجنّۃ ؟ قال :
علیک بحسن الکلام وبذل الطّعام ۔
''جب وہ اپنی قوم کے ساتھ وفد کی صورت میں نبی ئ کریم
صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلّی اللہ
علیہ وسلّم نے سنا کہ لوگ اسے ابو الحکم کنیت سے پکار رہے تھے
، آپ نے اسے بلایا اور فرمایا ، یقینا اللہ ہی حکم ہے اور اسی کی
طرف فیصلہ لوٹائے جاتے ہیں ، تو نے اپنی کنیت ابو الحکم کیوں
رکھ لی ہے ؟ میں نے عرض کی، میں نے نہیں رکھی ، بلکہ میری
قوم جب اختلاف میں مبتلا ہوتی ہے تو میرے پاس آتی ہے ، میں
ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں تو دونوں فریق راضی ہو جاتے
ہیں ، آپ نے فرمایا ، کیا خوب ہے ! پھر فرمایا ، تیری کتنی اولاد
ہے ؟ عرض کی ، میرے بیٹے شریح ، عبداللہ اور مسلم ہیں ،
فرمایا ، ان میں سے بڑا کون ہے ؟ عرض کی ، شریح ، فرمایا ،
پھر تیری کنیت ابو شریح ہے ، ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے
دعا فرمائی ، پھر آپ نے سنا کہ ایک آدمی کا نام عبدالحجر لیا جا
رہا تھا ، آپ نے اسے فرمایا ، تیرانام کیا ہے ؟ اس نے عرض کی ،
عبدالحجر ، فرمایا ، نہیں ، توعبداللہ ہے ، شریح بیان کرتے ہیں،
جب ہانی کا اپنے علاقہ کی طرف کا وقت آیا تو وہ نبی ئ اکرم
صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کناں
ہوئے ، کس چیز کے ذریعے میرے لیے جنت واجب ہو گی ؟ آپ نے
فرمایا، تو اچھی کلام کیا کر اور کھانا کھلایا کر ۔''(الادب المفرد
للبخاری : ٨١١ ، خلق افعال العباد للبخاری : ٢٤٦ ، التاریخ الکبیر
للبخاری : ٤/٢٢٧۔٢٢٨ ، وسندہ، حسن)
یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ

وسلّم غیب دان نہ تھے ، نہ ہی آپ صحابہ کے حالات سے واقف تھے ، جب صحابی کی ابو الحکم کنیت سنی تو اس کا رد کیا ، پھر صحابی نے وجہ بیان کر دی کہ میری کنیت ابو الحکم کیوں ہے ؟ آپ نے اس کو سراہا ، پھر ان کی اولاد کے بارے میں پوچھا ، آپ کو معلوم بھی نہ تھا کہ وہ صاحبِ اولاد ہیں یا نہیں اور ان کے کیا کیا نام ہیں ؟

★١٠ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیا ن کرتے ہیں کہ میں اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک دن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ آپ کی زوجہ مطہرہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں داخل ہو ئے (یہ ان کی حقیقی خالہ تھیں)، اس وقت ان کے پاس بھنی ہوئی گوہ رکھی ہوئی تھی ، جسے ان کی بہن حفیدہ بنتِ حارث نجد سے اپنے ساتھ لائیں تھیں ، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے وہ گوہ نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں پیش کردی ، جب آپ کھانے کے لیے ہاتھ بڑھانے لگے تو جو ازواجِ مطہرات وہاں حاضر تھیں ، ان میں سے کسی نے کہا ، جو چیز آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے ، وہ نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بتلا دینی چاہیے ، چنانچہ عرض کی گئی ، اے اللہ کے رسول ! یہ گوہ ہے ، آپ نے اس سے ہاتھ کھینچ لیا ، میں نے عرض کی ، اے اللہ کے رسول ! کیا یہ حرام ہے ؟ فرمایا ، یہ جانور ہماری زمین میں نہیں ہوتا ، اس بنا پر کراہت آتی ہے ، خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گوہ کو اپنی طرف کھینچ کر کھا لیا ، آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم دیکھ رہے تھے ۔''

(صحیح بخاری : ٢/٨٣١ ، ح : ٥٥٣٧ ، صحیح مسلم : ٣/١٥١ ، ح : ١٩٤٥)

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں :

وأنّہ کان لا یعلم من المغیّبات الّا ما علّمہ اللّٰہ تعالیٰ ۔

''یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو غیب کی وہی چیزیں معلوم تھیں جن کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اطلاع کردی جاتی تھی ۔''(فتح الباری : ٩/٦٦٧)

★★ ★★ ★★